

## 207701 - مقدمہ کی اندر وہی جانب مرہم لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتے گا؟

سوال

میری مقدمہ کی اندر وہی جانب زخم ہے، اور مجھے پاخانے کے بعد صفائی کیلئے مرہم لگانی پڑتی ہے، میں روزے کی حالت میں عام طور پر فخر کے بعد لگایتا ہوں، اور اس کیلئے میں اپنی انگلی کا استعمال کرتا ہوں، کہ اپنی مقدمہ میں انگلی داخل کر کے مرہم لگاتا ہوں، تو کیا اس سے میرا روزہ فاسد ہو جائے گا؟ میں یہ دو اتفاقی بادو تین سال سے استعمال کر رہا ہوں، میں شرعی حکم جانا چاہتا ہوں، خاص طور پر رمضان المبارک میں۔

پسندیدہ جواب

حضور علماء کے نزدیک مقدمہ کے ذریعے سے پیٹ تک کسی چیز کو پہچانے پر روزہ فاسد ہو جاتا ہے، چنانچہ انگلی داخل کرنا بھی اسی میں شامل ہوگا، چاہے استجاء کے دوران ہو یا ادویات وغیرہ لگانے کی شکل میں ہو، یا کسی بھی مخلوق کا حلقہ لینے کی شکل میں۔

بجہ کچھ علماء نے کہا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ ابن حزم کا موقف ہے اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اور موجودہ علماء میں سے شیخ ابن شیعین رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

اور اسکی توجیہ میں انہوں نے کہا ہے کہ : اس طرح روزہ ٹوٹنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، بجہ اصل کے اعتبار سے روزہ ٹھیک ہو گا جب تک کوئی دلیل اسکے ٹوٹنے کی نہ ملے۔

"الموسوعۃ الفقہیۃ" (2/87) میں ہے کہ :

"مالکی فقہاء کے ہاں مشور روایت یک طبق - اور حنفی فقہاء کے ہاں مقدمہ کی جانب سے حلقہ لینے پر روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر قضا ہو گی، شافعی اور حنبلی حضرات کا بھی یہی مذهب ہے، دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا : (روٹی کا کوئی ٹکڑا ہے؟) تو میں ایک ٹکریہ اٹھالا تھا، چنانچہ آپ نے اسے اپنے منہ میں رکھ لیا، اور فرمایا : (عائشہ! کیا اس میں سے کوئی چیز میرے پیٹ میں داخل ہوئی ہے؟) اسی طرح روزہ دار کے بوئے کا حکم ہے، بیشک روزہ کسی داخل ہونے والی چیز سے ٹوٹتا ہے، نکلنے والی شے سے نہیں (نکلنے والی شے سے نہیں)

اسی طرح ابن عباس اور عکبر مکتسبتے ہیں : "کسی چیز کے داخل ہونے سے روزہ ٹوٹتا ہے، نکلنے والی شے سے نہیں" [اور تیسری دلیل کے طور پر وہ کہتے ہیں کہ] حلقہ لینے والے کے پیٹ میں چیز اسکے اختیار سے پہنچتی ہے، تو یہ کھانے کی طرح ہوگا، [چوتھی دلیل یہ یہ کہ] روزہ افطار کرنے کا مقصد بھی اس میں پایا جاتا ہے، اور وہ ہے کہ بدن میں کوئی ایسی چیز کا داخل ہو جو بدن کلیئے مفید ہو، لیکن مالکی فقہاء نے پیٹ میں داخل ہونے والی چیز کے بارے میں یہ شرط لگائی ہے کہ وہ مارع ہو، مالکی فقہاء کے علاوہ کسی نے یہ شرط نہیں لگائی۔

مالکی فقہاء کے غیر مشور موقف کے مطابق - جس کے قائل شافعی فقیہ قاضی حسین بھی میں اور انکے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ انکا شاذ موقف ہے - اور اسی کو ابن تیمیہ نے بھی اختیار کیا ہے کہ : روزہ دار مقدمہ کی جانب سے حلقہ لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور نہ ہی اس پر قضا لازم ہو گی۔

اسکی وجہ یہ بیان کی کہ : روزہ مسلمانوں کے دین کا بنیادی رکن ہے اور اسکے احکامات کے متعلق معلومات کی ہر خاص و عام کو ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ اگر مکرہ بالاشیاء روزہ کی حالت میں اللہ کی طرف سے حرام ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکو بیان کرنا واجب تھا، چنانچہ اگر آپ نے ذکر کیا ہوتا تو صحابہ کرام کو بھی اسکا علم ہوتا، اور وہ پوری شریعت کی طرح

امت کو بھی پہنچاتے، لیکن کسی اہل علم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی صحیح یا ضعیف، متصل یا مرسل روایت کچھ بھی نقل نہیں کیا۔" انتہی

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حقہ اور آلم تناصل یا کان میں قطرے ڈالنے کے بارے میں فقہاء کہتے ہیں کہ : پیٹ تک یا سر کے اندر وہی حصہ تک کیونکہ یہ بھی جوف ہی کھلانے گا۔ اگر کوئی چیز بیخ جاتی ہے تو کھانے پر قیاس کرتے ہوئے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔"

ابو محمد مزید کہتے ہیں :

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزے کی حالت میں کھانے، پینے، جماع، جان بوجھ کرنے اور تمام گناہوں سے روکا ہے، اور ہم نہیں جانتے کہ مقدم، آلم تناصل یا کان کے ذریعے سے بھی کھایا پیا جاسکتا ہو۔۔۔ اور نہ ہی ہمیں کھانے پیئے بغیر پیٹ تک کسی چیز کے پہنچنے سے منع کیا گیا ہے، اور نہ ہی پیٹ تک کسی چیز کو اس انداز سے پہنچانا حرام کیا گیا۔"

ماخوذ از: "الحلی" (4/349)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

"سرمه ڈالنا، حقہ، آلم تناصل میں قطرے ڈالنا، سرمیں گلی چوت یا پیٹ کے زخم کا علاج کرنے کے بارے میں [روزہ ٹوٹنے کے متعلق] اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے؛ چنانچہ کچھ اہل علم مذکورہ کسی بھی چیز سے روزہ کے ٹوٹنے کے قاتل نہیں ہیں، اور کچھ سرمیں کے علاوہ ہر چیز سے روزہ ٹوٹنے کے علاوہ ہر چیز سے روزہ ٹوٹنے کے قاتل ہیں، اور کچھ قطرے اور سرمہ دونوں کے علاوہ ہر چیز سے روزہ ٹوٹنے کے قاتل ہیں۔"

اور راجح یہ ہے کہ : مذکورہ کسی بھی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ روزہ مسلمانوں کے دین کا بنیادی رکن ہے اور اسکے احکامات کے متعلق معلومات کی ہر خاص و عام کو ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ اگر مذکورہ بالاشیاء روزہ کی حالت میں اللہ کی طرف سے حرام ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسکو بیان کرنا واجب تھا، چنانچہ اگر آپ نے ذکر کیا ہوتا تو صحابہ کرام کو بھی اسکا علم ہوتا، اور وہ پوری شریعت کی طرح آگے امت کو بھی پہنچاتے، لیکن کسی اہل علم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی صحیح یا ضعیف، متصل یا مرسل روایت کچھ بھی نقل نہیں کیا۔"

ماخوذ از: "مجموع الفتاوی" (25/233)، اسی طرح دیکھیں : "الشرح المختصر" (6/368)، اور "مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی" (10/638)

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد : اگر روزہ دار حقہ لینے کا عمل افطاری کے بعد تک مذکورہ کر سکتا ہے تو روزہ دار کلینے یعنی بہتر اور محتاط ہے، کیونکہ بہت سے اہل علم ان چیزوں سے روزہ ٹوٹنے کے قاتل ہیں۔

اور اگر افطاری کے بعد تک حقہ لینے کا عمل موخر کرنا مشقت طلب ہو، یا تاخیر کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ ہو تو علاج کلینے ادویات دوران روزہ بھی استعمال کر سکتا ہے، چاہے اس کلینے انگلی استعمال کرنی پڑے، اور ہمیں امید ہے کہ اسکی وجہ سے اُسے کوئی گناہ نہیں ہوگا، اور نہ ہی اسکا روزہ فاسد ہوگا، اور مذکورہ بالا تفصیل میں اس قول کے قاتلین کا ذکر بھی گورچا ہے۔

واللہ اعلم۔